B A Part I Urdu (Hon) Paper II
Dr Shahnaz Ara. Deptt of Urdu.
D.L.K.V.D. College
Shahnaz Ara

ڈراما نگاری یا ڈرامے کی خصوصیت

ڈرامے کی ایک خصوصیت یہ ہے وہ محض پڑھی جانے والی صنف نہیں ہے۔ ڈراما تو محض مکالموں کا نام ہے۔ محض اسٹیج کے لیے دی ہوئی توسیعی عبارتوں کا یہ سب کو محض اس کا ایک حصہ ہیں ڈرامے کا مطالعہ بنیادی طور پر اسٹیج کے نقطۂ نظر سے کیا جانا چاہیے

امانت سے قبل اُردو میں ڈرامائی پیش کش کے دو نمائندہ اسلوب مروج تھے۔ ایک اندر سبھائی اسلوب اور دوسرا آغا حشر کے نام سے پہچانا جانے والا پارسی تھیٹر کا اسلوب دونوں اسالیب میں واقعات فضا اور مکالموں کی مخصوص نوعیت اور حیثیت تھی۔ امانت نے ایک تیسرے اسلوب کی بنیاد رکھی اور اس اعتبار سے اردو کے ڈرامائی آرٹ کو ایک عہد آفرین اور تاریخ ساز موڑ دیا۔

اکثر اس خیال کا اظہار کیا جاتا ہے کہ ڈراما ہندوستان میں مغرب سے آیا۔ یہ خیال درست نہیں ہے۔ اول تو یہ بات ناشیہ

شاستر اور کالی داس کی سنسکرت ہندوستان میں مغربی اثرات

سے کہیں پہلے وجود میں آچکے تھے۔

ہندوستانی ڈراما اپنی روش اور اسلوب

بازیافت کرنے لگا تھا۔ ایک طرف نوٹنکی، رام لیلا، کرشن لیلا اور عوامی

ڈراموں کے اسالیب اور پیرائے تھے جن میں واقعات کا تسلسل

کردار نگاری کا جدید تصور اور پردہ اُٹھنے اور گرنے اور مختلف سین

کی تقسیم کا طریقہ کار تو موجود نہیں تھا۔ مگر دیومالائی اور نیم تاریخی

نیم مذہبی واقعات کو تاثراتی کے بجائے ڈرامائی کا عمل اپنا کر

پیش کرنے کی روایت جاری تھی۔ یوں بھی اندر سبھا ایشیائی مزاج

اور تخلیقی اسلوب کی نمائندہ ہے۔ جہاں تخیل سے ہم رشتہ

اور پس منظر سے بے نیاز دیتا ہے۔

نقادوں نے ایشیائی فن پاروں کے درمیان

چند مماثلتوں کا بار بار ذکر کیا ہے۔ ایشیا میں فن کسی فن کار

کے انفرادی اور شخصی اظہار کا نام نہیں بلکہ مجموعی طور Stylised ہے

اس کی فکری اور اسلوبیاتی سانچے، اجزائے ترکیبی
لفظیات اور ارکان تک بڑی حد تک متعین ہوتے ہیں

ہندوستانی مصوری میں راجپوت قلم یا کانگڑہ آرٹ موسیقی
میں راگ ہو یا راگنی۔ ایشیائی آرٹ کی بیشتر اہم خصوصیت
پس منظر کا فقدان ہے۔ پس منظر کو برتنے کے بجائے کردار
اور واقعات، اشیاء اور کردار میں پس منظر بھی شامل ہو جاتا
ہے۔ جن اور پری فوق الفطری کردار اور عناصر اور [illegible] کی تقسیم
کے بجائے ایک ہی سطح پر مختلف مقامات کے مناظر موجود ہونا۔
ایشیائی آرٹ کا مزاج نوشتگی کے اثرات قبول کرتے ہوئے اندر سبھا کا
فروغ ہوا۔ جو محض ایک کتاب نہیں بلکہ جیتا جاگتا اسٹیج ہوا تھا۔
آغا حشر کی روایت میں بھی تخیل اور مبالغے
کی گھن گرج صاف سنائی دیتی ہے۔ جذبات کے مکالموں میں زبان کا
بہترین مجاز کرداروں ہیں۔ شخصیتیں سیاہ بادلوں کی طرح گرجتی اور
بجلی کی طرح کڑکتی ہے۔ مکالموں کو اسٹیج سے الگ کر کے دیکھنا
اور پڑھنا ممکن نہیں۔

Shahnaj Ara
29/01/2020